محمد نہ ہوتے تو دنیا نہ ہوتی

پیارے بچو! یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو محمد ﷺ سے کتنی محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا بنانے سے قبل سورہ یٰسین کی تلاوت فرمائی اور حضرت آدمؑ سے جب وہ گناہ صادر ہوگیا، جس کی وجہ سے جنت سے دُنیا میں بھیج دیے گئے تو ہر وقت روتے تھے اور دعا اور استغفار کرتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا: یا اللہ! محمد ﷺ کے وسیلے سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی: محمد کون ہیں، جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی؟ عرض کیا: جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں سمجھ گیا تھا کہ محمد ﷺ سے اونچی کوئی ہستی نہیں، جن کا نام آپ نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ وحی نازل ہوئی: وہ خاتم النبیین ہیں تمہاری اولاد میں سے، لیکن اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کیے جاتے۔

پیارے بچو! ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کو راضی کرنے کے لیے وہی عمل کریں جو اس کے محبوب ﷺ نے کیے۔

ماہنامہ فہم دین دسمبر کے نئے سوالات

سوال نمبر 1: حضرت بشر حافیؒ کی زندگی کیسے بدلی؟

سوال نمبر 2: ہندی کی ماں کس زبان کو کہا گیا ہے؟

سوال نمبر 3: حضرت عیسیٰؑ کے صحابہ کو کیا کہتے ہیں؟

سوال نمبر 4: شہیدوں کے سردار کا خطاب کن کو ملا؟

سوال نمبر 5: کوّے نے چوہے کو کیسے کھویا؟

اکتوبر کے سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: مسعرؒ تو قرآن پاک کی طرح ہیں۔

سوال نمبر 2: امی، ابی، حمزہ اور عمر

سوال نمبر 3: آج کے بعد کسی جاندار کی تصویر نہیں بنواؤں گا۔ سب تصویروں کو آگ میں جھونک دوں گا۔

سوال نمبر 4: فاختہ

سوال نمبر 5: ٹریفک سگنل نہ توڑنا، کچڑا نہ ڈالنا اور اسلام کی مطابق زندگی گزارنا

اکتوبر کے سوالات کا درست جواب دے کر انعام جیتنے والے تین خوش نصیبوں کے نام

1... محمد حسن جدون، ایبٹ آباد

2... قانیہ آفتاب، کراچی

3... آمنہ طارق خان، کراچی

ان میں سے ہر ایک کو 300 روپے نقد اور ماہنامہ فہمِ دین مبارک ہو۔

نوٹ: آپ کا بنایا ہوا پیارا سا فن پارہ ہو یا سوالات کے جوابات ہوں اس کے ساتھ اپنا نام، عمر، کلاس، ایڈریس اور فون نمبر ضرور لکھیے گا، ورنہ وہ قابلِ اشاعت نہیں ہوگا۔ اور پھر اسے ماہنامہ فہمِ دین کے ایڈریس پر پوسٹ کر دیں،
یا پھر وٹس اپ کے ذریعے 0304-0125750 پر ہمیں سینڈ کردیں۔

اکتوبر کے سوالات کا درست جواب دینے والے مزید سات تھوڑ کے نام

خولہ خالد، کراچی

محمد حذیفہ نذیر، جھنگ۔

محمد حذیفہ فرقان، کراچی

محمد اُسید، سرگودھا۔

محمد عکاشہ عبید، میرپور خاص۔

نوٹ: پیارے بچو! اس صفحے پر جو سوالات آپ سے پوچھے جاتے ہیں، ان کے جوابات ایک شمارہ چھوڑ کر اگلے شمارے میں ذکر کیے جائیں گے، تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کے جوابات وصول ہو سکیں، پھر درست جواب دینے والوں کے نام بھی بتائیں گے اور اوّل، دوم، سوم کے لیے انعامات کا بھی۔

بچوں کے فن پارے

12 سال بیت السلام تلہ گنگ

آمنہ، 15 سال، کراچی

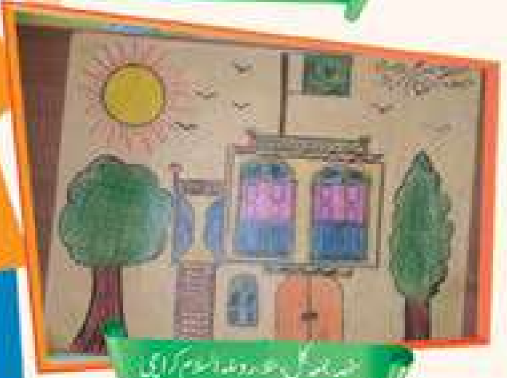

مقدس نام

مرسلہ: محمد حسنی اور فاطمہ خالد، کراچی

بادشاہ ناصرالدین محمود کے ایک خاص مصاحب کا نام ''محمد'' تھا۔ بادشاہ اسے اسی نام سے پکارا کرتے تھے۔ ایک دن انھوں نے خلافِ معمول اسے ''تاج الدین'' کہہ کر اسے آواز دی۔ اب وہ حکم پورا کرنے کے لیے حاضر تو ہوگئے، لیکن بعد میں گھر جا کر تین دن تک نہیں آئے۔ بادشاہ نے بلاوا بھیجا، وہ آئے تو بادشاہ نے تین روز تک غائب رہنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا:

آپ ہمیشہ مجھے ''محمد'' کے نام سے پکارا کرتے ہیں، لیکن اس دن آپ نے ''تاج الدین'' کہہ کر پکارا تو میں سمجھا کہ آپ کے دل میں، میرے متعلق کوئی بات پیدا ہو گئی ہے۔''

ناصرالدین نے کہا: ''واللہ! میرے دل میں تمہارے متعلق کسی قسم کی کوئی بات نہیں... ''تاج الدین'' کے نام سے تو میں نے اس لیے پکارا تھا کہ اس وقت میرا وضو نہیں تھا اور مجھے ''محمد'' کا پاک نام بغیر وضو کے لینا مناسب نہیں لگا۔''

میرے دوستو...! ادب ہو تو ایسا کہ ''محمد'' کے نام کو بھی بغیر وضو کے لینا گوارہ نہ کیا۔ جب ہم چھوٹی چھوٹی چیزوں میں ادب کا خیال رکھیں گے تو اللہ پاک! اس کے بدلے دنیا اور آخرت کے انعامات سے نوازیں گے۔

آپ بھی اپنی کتابوں اور استادوں کا دل وجان سے ادب کریں تاکہ آپ ایک اچھے اور ایک باعمل مسلمان کہلائیں...!

مطالعے کا شوق

محمد کی عمر سات سال ہے اور عائشہ اس کی بہن جو ایک سال چھوٹی۔ دونوں بہن بھائی آپس میں بہت پیار کرتے ہیں۔ محمد کو کتاب پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ اس کے ابو اسے روزانہ نئی نئی کتابیں لا کر دیتے ہیں۔ محمد کتابیں پڑھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔

اس نے ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پورا قصہ اپنے ابو کو سنایا تو اس کے ابو بہت خوش ہوئے اور اسے انعام بھی دیا، جب عائشہ نے یہ دیکھا تو اسے بھی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے بھی کئی دن بعد اپنے ابو کو ایک بزرگ کا واقعہ سنایا، وہ بہت خوش تھی کہ اسے بھی ابو نے بہترین انعام دیا۔

اب دونوں بہن بھائی روزانہ ایک گھنٹہ اچھی اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ محمد نے تو یہ پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ وہ بڑا ہو کر بہت سی کتابیں لکھے گا۔

محمد بن فرخ شبیر، درجہ حفظ، روضۃ الاسلام

خواہ مخواہ

محترم قارئین! موج تبسم کے سلسلے میں کچھ قارئین نے انور مسعودؔ کے شعر پر خواہ مخواہ عمل کرتے ہوئے آج کا کام خواہ مخواہ صرف کل ہی نہیں، بل کہ پرسوں پر ڈال رکھا ہے اور اب کچھ ایسے خواہ مخواہ چُست لوگ بھی ہیں، جو سیّد ضمیر جعفریؔ کی بات پر خواہ مخواہ عمل کی کوشش کر رہے ہیں۔ بقول جعفری:

جہاں کی تیز رفتاری کو روکا تو ہے کچھ ہم نے
ہمیں جو آج کرنا ہے وہ اگلے سال کرتے ہیں

پہلے لوگ خواہ مخواہ دوسروں کو تنگ کرتے تھے، مگر آج کل خواہ مخواہ ہنسا بھی جاتا ہے۔ سعدیہ خان کراچی سے لکھتی ہیں: ''موج تبسم پڑھ کر خواہ مخواہ ہنسی آگئی۔'' مظفر صاحب گلشنِ حدید کراچی سے ابنِ انشا کی کتاب ''ابنِ بطوطہ کے تعاقب میں'' سے خواہ مخواہ ایک لطیفہ پیش کرتے ہیں... لیجیے! آپ بھی خواہ مخواہ پڑھیئے اور خواہ مخواہ لطف اٹھائیے۔

کہتے ہیں اصفہان کے لوگ ایران کے دوسرے شہروں کی نسبت زیادہ ہوشیار، لطیفہ گو اور بذلہ سنج گنے جاتے ہیں۔ ایک دیہاتی بھائی اصفہان جانے لگے تو دوستوں نے فرمائش کی کہ ''میاں وہاں سے کوئی اور نشانی تم کیا لاؤ گے؟ سنا ہے اصفہان والے چٹکلہ (لطیفہ) چھوڑنے میں جواب نہیں رکھتے، بس! کوئی اچھا سا چٹکلہ لے آنا...!'' سو یہ حضرت اصفہان گئے سیر کی، جو کاروبار سر انجام دینا تھا دیا۔ ہوائی اڈے پر ٹیکسی میں واپس آ رہے تھے کہ یک لخت دوستوں کی فرمائش یاد آگئی۔

ڈرائیور نے چہرے سے گھبراہٹ بھانپ کر کہا: ''جنابِ عالی! قربانت شوم۔ کیا بات ہے؟''

بولے: ''ایک ضروری بات بھول گیا تھا۔ میرے دوستوں نے کہا تھا کہ اصفہان کی نشانی کوئی چٹکلہ لانا اور میں خالی واپس جا رہا ہوں۔''

ڈرائیور نے کہا: ''واہ! اس میں کیا بات ہے۔ میں ایک لطیفہ کہتا ہوں۔ لطیفہ کیا ہے، پہیلی ہے تم بوجھو۔''

دیہاتی نے ہمہ تن متوجہ ہو کر کہا: ''چشم۔'' ڈرائیور نے کہا: ''وہ کون شخص ہے، جو میرے باپ کا بیٹا ہے، لیکن میرا بھائی نہیں ہے۔''

دیہاتی نے بہت سوچا۔ بہت سوچا۔ آخر کہا: ''میری سمجھ میں تو نہیں آیا آپ ہی بتائیے۔'' ڈرائیور نے کہا: ''وہ شخص میں خود ہوں کہ اپنے باپ کا بیٹا ہوں، لیکن اپنا بھائی نہیں ہوں۔'' دہقانی آقا بہت خوش ہوا۔ بولا: ''بہت بہت شکریہ! جناب کا اسم شریف؟'' ڈرائیور نے کہا: ''خاکسار کو علی اصغر کہتے ہیں۔''

واپسی پر جب دوستوں نے پوچھا: ''حضرت کوئی چٹکلہ لائے ہو؟'' یہ فخر سے بولا: ''ہاں ہاں بے شک چٹکلہ کیا ہے، ایک پہیلی ہے۔'' یہ کہہ کر انھوں نے وہی سوال دُہرایا ''وہ کون شخص ہے، جو میرے باپ کا بیٹا ہے، لیکن میرا بھائی نہیں ہے؟'' دوست سر کھپا کر عاجز آگئے اور کہا: ''بھائی! اب ہماری عقل کام نہیں کر رہی، تم ہی بتاؤ؟'' ان حضرت نے فخر سے کہا: ''وہ اصفہان کا ایک ڈرائیور ہے... علی اصغر نامی۔''

ختمِ نبوت

جوہر عباد

اُتارا دینِ اسلام اور اَفضل کر دیا اُس کو
ختم کر کے رسالت رب نے اَکمل کر دیا اُس کو

نبوت کی عمارت میں فقط اِک اینٹ رہتی تھی
میرے آقا ﷺ کی آمد نے مکمل کر دیا اُس کو

خُدا نے لاج رکھی اس طرح شمعِ رسالت ﷺ کی
کبھی جو بجھ نہیں سکتی وہ مَشعل کر دیا اُس کو

کہاں رہتا ہے شک شُبہ کوئی ختمِ نبوت میں
قرآنی آیتوں نے جب مُدلّل کر دیا اُس کو

نہیں ہے کوئی گنجائش نئے دین و پیغمبر کی
کہ دوسو دس حدیثوں نے مُفصّل کر دیا اُس کو

زمانۂ محمد ﷺ سے خُدا نے روزِ محشر تک
بنا کے آخری امت مسلسل کر دیا اُس کو

محمد ﷺ لائے جو مہرِ نبوت پاک شانوں پر
نشانی دے کے اللہ نے مُسجّل کر دیا اُس کو

''نہیں آئے میرے بعد کوئی بھی نبی لوگو!''
حقیقت میں حقیقت نے ہی اٹل کر دیا اُس کو

کیا جب بھی کسی کاذب نے دعوئ پیغمبری
محمد ﷺ کے دیوانوں نے معطّل کر دیا اُس کو

کرو ہر جھوٹے دعویدار کی بس عقل پہ ماتم
کہ مرزائیت نے عقل سے ہی پیدل کر دیا اُس کو

یہ فتنہ کیوں اُٹھایا جاتا ہے ہر تھوڑے عرصے بعد
کہ جب آئینِ پاکستان نے فیصل کر دیا اُس کو

محمد ﷺ کو نبی آخر بنا کر رب نے اے جوہر
نبوت کو ختم کر کے مُقفّل کر دیا اُس

گلدستہ

حمدِ باری تعالیٰ

خدا کا میں بھی ہوں قائل، خدا کی قدرت سے
سکون دل کو ہے حاصل، خدا کی قدرت سے
چراغِ حسنِ ازل سے ہے راہِ حق روشن
دکھائی دیتی ہے منزل، خدا کی قدرت سے
یہ باغ، پھول، مہک، چاندنی، ہوا، نغمہ
سجی ہوئی ہے یہ محفل، خدا کی قدرت سے
بتوں کا حسن بھی گمراہ کر سکا نہ مجھے
ہوں اس کے بندوں میں شامل، خدا کی قدرت سے
نہ جانے مشکلیں تھیں کتنی زندگی میں مگر
رہی نہ ایک بھی مشکل، خدا کی قدرت سے
بھنور سے کشتیٔ ہستی نکل گئی آخر
قریب آتا ہے ساحل خدا کی قدرت سے
بروزِ حشر یہ یقین ہے افسرؔ
کہ ہوں گا خُلد میں داخل، خدا کی قدرت سے

افسرؔ ماہ پوری

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میرے سینے میں ہے پوشیدہ جو نسبت کا گلاب
کیا خبر بن جائے محشر میں شفاعت کا گلاب
کِھل رہا ہے جس کے چہرے پر بھی سنت کا گلاب
دیکھتے ہیں کس قدر ہے خوب، صورت کا گلاب
وہ خیالوں کو بھٹکنے ہی نہیں دیتا مرے
روح بن کر فکر میں شامل ہے مِدحت کا گلاب
انبیا کے خون سے سیراب ہوتی ہے زمیں
تب کہیں جا کر کِھلتا ہے آدمیت کا گلاب
تائبؔ خستہ کی جانب سے ہوں آقا یہ قبول
چند کلیاں مِدحتوں کی اِک عقیدت کا گلاب

تائبؔ جونپوری

ہمارا ربیع الاول تمام سال ہے

عاشقِ رسول وہ ہیں، جو سنت پر چلتے ہیں۔ سبحان اللہ! ہمارا ربیع الاول تمام سال ہے۔ ہمارا میلاد شریف، ہماری زندگی کی ہر سانس ہے، ہماری ہر سانس رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ڈوبی ہوئی ہے، یہ تھوڑی کہ سال میں ایک مرتبہ جھوم جھوم کر پڑھ لیا اور پورا سال نافرمانی کرتے رہے، جو بھی اتباعِ سنت کرتا ہے، اس کا سارا سال ربیع الاول ہے، کیوں کہ حضور ﷺ کا دنیا میں تشریف لانے کا مقصد یہ تھا کہ بندے اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلیں اور خدا کے غضب اور قہر کے اعمال سے بچیں، یہ اصلی مولود شریف ہے۔ حضور ﷺ کی محبت کا حق وہ ادا کرتا ہے، جو گناہ چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ پر اپنی جان فدا کر دے، میرا شعر ہے:

وہ لمحۂ حیات جو تجھ پر فدا ہوا
اس حاصلِ حیات پہ اختر فدا ہوا

جو سانس اللہ تعالیٰ پر فدا ہو، سرورِ دو عالم ﷺ پر فدا ہو، یہ ہے اصلی مولود شریف۔ ایک ایک سنت کو سیکھیے اور اس پر عمل کیجیے، یہ ہے ربیع الاول، حضور ﷺ اسی لیے تشریف لائے تھے۔ سرورِ دو عالم ﷺ اس لیے تشریف نہیں لائے تھے، کہ سال میں ایک دفعہ ہندوؤں کی دیوالی کی طرح مسجدوں میں چراغاں کر لو، جلوس اور ریلیاں نکال کر گانے بجانے کرو اور گھروں میں وی سی آر، سینما، ٹی وی چلاؤ۔ آہ...! گانا بجانا گھر سے نہ نکلا اور دعویٰ ہے عشقِ رسول کا۔ سرورِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں گانا بجانا مٹانے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔“ اور آج سب کے گھر میں خوب گانے بجانے ہو رہے ہیں، ٹھیلے والے بھی گانے بجا رہے ہیں، سبزی بیچ رہا ہے اور گانے چل رہے ہیں۔ بتاؤ! اس امت کا کیا حال ہے؟ سب سے بڑا ربیع الاول یہ ہے کہ ہم گناہ چھوڑ دیں، سب سے بڑا ربیع الاول یہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کی ایک ایک سنت کو عملی طور پر اختیار کریں اور حضور ﷺ پر رات دن درود شریف پڑھیں، یہ ہے اصلی چیز۔

(حضرت شاہ حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ، آدابِ عشقِ رسول ﷺ ۹۵-۹۶)

سیرتِ محمدی ﷺ

ایک یہودی نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے طنزاً کہا تھا: ”تمہارا پیغمبر تم کو ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے اور معمولی معمولی باتیں بھی سکھاتا ہے۔“ انھوں نے فخراً جواب دیا: ”ہاں! ہمارا پیغمبر ہم کو ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے، یہاں تک کہ انھوں نے استنجا اور آب دست کی بھی تعلیم دی ہے۔“ اور آج بھی ہم اس کامل تعلیم کی سیرت کو فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ گویا سیرتِ محمدی ﷺ دنیا کے لیے آئینہ ہے، جس میں دیکھ کر ہر شخص اپنے جسم و روح، ظاہر و باطن، قول و عمل، زبان و دل، آداب و رسوم، طور و طریق کی اصلاح اور درستی کر سکتا ہے اور اسی لیے مسلمان قوم اپنی شائستگی اور ادب و اخلاق کے لیے اپنے مذہب سے باہر اور اپنے رسول کی سیرت سے الگ کوئی چیز نہیں مانگتی اور نہ اس کو اس کی ضرورت ہے۔ سیرتِ محمدی ﷺ دنیائے اسلام کا عالمگیر آئینہ ہے، اسی کے مقابلے سے حسن و قبح اور نیکی و بدی کا راز اس پر کھلتا ہے اور چوں کہ کوئی انسانی کامل زندگی اس استیعاب اور استقصا کے ساتھ دنیا کے سامنے موجود نہیں، اس لیے تمام انسانوں کے لیے یہی ایک کامل نمونہ ہے اور ایسی ہی کامل اور بے پردہ زندگی انسانوں کے لیے قابلِ نمونہ ہو سکتی ہے۔

(علّامہ سیّد سُلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ، خطباتِ مدراس، ص:۸۰)

آپ ﷺ کی سیرت اور شمائل سے محبت

یہ محبت کا طبعی تقاضا ہے کہ محبّ اپنے محبوب کو پہچانے۔

آپ ﷺ کی سیرت اور شمائل ہی ہمیں آپ ﷺ کی ذات کی پہچان کرائیں گے اور آپ ﷺ کی سیرت اور شمائل کے اعتبار سے جتنا ہمارے علم میں اضافہ ہوگا، اتنا ہی آپ ﷺ کے ساتھ ہماری محبت میں اضافہ ہوگا، کیوں کہ آپ ﷺ کے کمالات کے علم کے بعد ہماری معرفت میں اضافہ ہوگا اور پھر ہمیں آپ ﷺ کی محبت میں کمال حاصل ہوگا اور آپ ﷺ کی روحانیت شریفہ ہمارے دل پر چھا جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی روحانیت شریفہ کو ہمارے لیے استاذ، معلّم، شیخ اور مُقتدیٰ بنا دیں گے، جیسا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنا نبی، اپنا رسول اور اپنا ہادی بنایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایک مومن محبّ کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپ ﷺ کی سیرت، آپ ﷺ کے ابتدائی حالات، آپ ﷺ پر وحی کے نزول کی کیفیت، آپ ﷺ کی صفات، اخلاق، حرکات و سکنات، آپ ﷺ کے جاگنے اور سونے، اپنے رب کی عبادت کرنے، گھر والوں کے ساتھ حسنِ معاشرت، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ساتھ آپ ﷺ کا کریمانہ معاملہ اور اس طرح کے دوسرے امور کو پہچانے اور ان کا علم حاصل کرے اور ایسا ہو جائے، گویا وہ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سے ایک ہے۔

(مولانا ڈاکٹر عبد الرزّاق اسکندر، محبتِ رسول ﷺ ایمان میں سے ہے، ص:۲۶)

آپ کے اشعار

ہزاروں پُھول کِھلے، اپنا قافلہ نہ رُکا
دِلوں پہ داغ لیے ہم چمَن سے گُزرے ہیں!
ساغرؔ صدّیقی

دورِ حَیات آئے گا قاتل! قضا کے بعد
ہے اِبتدا ہماری اِنتہا کے بعد!
محمد علی جوہرؔ

بَھلا کیا غَم مجھے ہنگامۂ تخریبِ حاضر کا
نئی تعمیر کا اِک حَشر برپا ہے جہاں میں ہوں!
رئیسؔ امروہی

تُم مِرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا!
مومن خاں مومنؔ

مَرتے مرتے نہ کبھی عاقل و فَرزانہ بنے
ہوش رکھتا ہے جو اِنسان تو دِیوانہ بنے!
اصغرؔ گونڈوی

دُرِّفشانی نے تِری قطروں کو دریا کر دیا
دِل کو روشن کر دِیا، آنکھوں کو بِینا کر دِیا!
اکبرؔ اِلٰہ آبادی

ہوتے زبانِ حال سے مضمون ہیں واہ واہ
جس میں نہ اختلاف زَبر کا نہ زِیر کا!
ذوقؔ

باتیں آپ کی

خط: السلام علیکم! فہم دین مئی 2017 کا شمارہ بہت اچھا لگا۔ مجھے ہر وقت یہ لگتا تھا کہ میں دین کا کافی فہم رکھتی ہوں، لیکن آپ کا فہم دین پڑھ کر مجھے انداز ہوا کہ مجھے دین کا کوئی فہم نہیں اور مجھے اپنے آپ سے بہت شرم آئی۔ ڈاکٹر ذیشان الحسن عثمانی کی تحریر ''منگتا'' بہت پسند آئی۔ ''عاشی کی عینک'' پڑھ کر مجھے اپنا بچپن یاد آگیا۔ ''جابر جاگ گیا'' اور ''عبرت کا نشان'' جیسی تحریریں مستقل آتی رہنی چاہییں۔ مسلمانوں کو جس ظلم و ستم کا سامنا ہے، اس حساب سے ''شام کے آنسو'' کا آغاز اچھا لگا۔ آپ نے اپنے مدرسے کے حفظ کیمپس کے لیے ایک سال تک ''فہم دین'' فری کر کے ایک بہترین کام کیا، کمپوزنگ اور ڈیزائننگ بہت عمدہ تھی، ماہ نامہ بہت چھوٹا لگا۔ خلفائے راشدین کے ادوار اور اسلامی فتوحات کی تاریخ کا بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ اللہ ماہ نامہ کو دِن دُگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین!

مرسلہ: حافظہ انیقہ سلیم، کراچی

جواب: اب چھوٹا نہیں لگے گا۔

خط: مدیر صاحب! اگست کا شمارہ میرے سامنے ہے۔ مجھے فہم دین کی سب سے اچھی بات یہ لگتی ہے کہ یہ ایک فیملی میگزین ہے جو ہر عمر کے لوگوں کے لیے مفید ہے، سب سے اچھا مضمون ''استحکامِ پاکستان۔۔۔ وقت کی اہم ترین ضرورت'' لگا، ''آزادی کا سفر'' اور ''فقیری میں نام پیدا کر'' بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ بچوں کے سیکشن میں ''آزادی'' اور ''فرح کی فاختہ'' سچ میں بہت ہی سبق آموز کہانیاں ہیں۔ آخر میں مدیر صاحب! یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ رسالے کے صفحات ضرور بڑھائیں۔

مرسلہ: عُیینہ، کراچی

جواب: گزارش قبول ہے، اس ماہ سے چار صفحات زیادہ کر دیے ہیں۔

ایس ایم ایس: اکتوبر کے شمارے میں سب سے پہلے تو سرورق ہی بہت خوب صورت لگا۔ عربین اور زیبی جیولرز کے اشتہارات اپنی مثال آپ تھے۔ آسیہ عمران نے ''وہ ایک راستہ'' میں بہترین موڑ کاٹے۔ نفیسہ سعید نے ''وہی تو ہے'' میں جس اچھوتے انداز میں خدا کی ذات کو بیان کیا ہے، وہ اس سے پہلے ناولوں کی دنیا میں دیکھنے کو نہیں ملا۔ ''کھلونا'' میں تو اقصیٰ نے دل ہی جیت لیا، بہت اچھی لڑکی تھی، اس کہانی پر ثانیہ ساجد مبارک باد کی مستحق ہیں۔

مرسلہ: سعدیہ خان، کراچی

PUE

PERVAIZ UMAR ENTERPRISE

Highly Experienced Clearing & Forwarding Agents
Advisors and Attorneys in Customs Cases

We are a leading CLEARING, FORWARDING concern operating in Pakistan. We excel to the entire satisfaction of our long list of clientele who have always reposted their complete confidence on us. Imbued with this sense of achievement, we are proud of our countrywide clientele of repute. We are approved and enlisted Clearing and Forwarding Agents of all Commercial and National Banks in Pakistan.

We have vast experience of handling more than 65% imports of Heavy Plants, Machinery and Turn-Key Projects of "Textile, Sugar, Cement and Power Sectors" besides other industrial raw material and commercial consignments, which have enabled us to adopt and handle all sorts of imports and have become our permanent business associates.

Head Office, Karachi
1st Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road
TEL: 021-32630724 - 32633641 FAX: 021-32633646
EMAIL: pervaizumar@hotmail.com
headoffice@pervaizumarenterprise.com

Branch Office, Lahore
19-G, Gulberg II, Lahore.
Tel: 042-35764929 - 35764933
Fax: 042-35764934

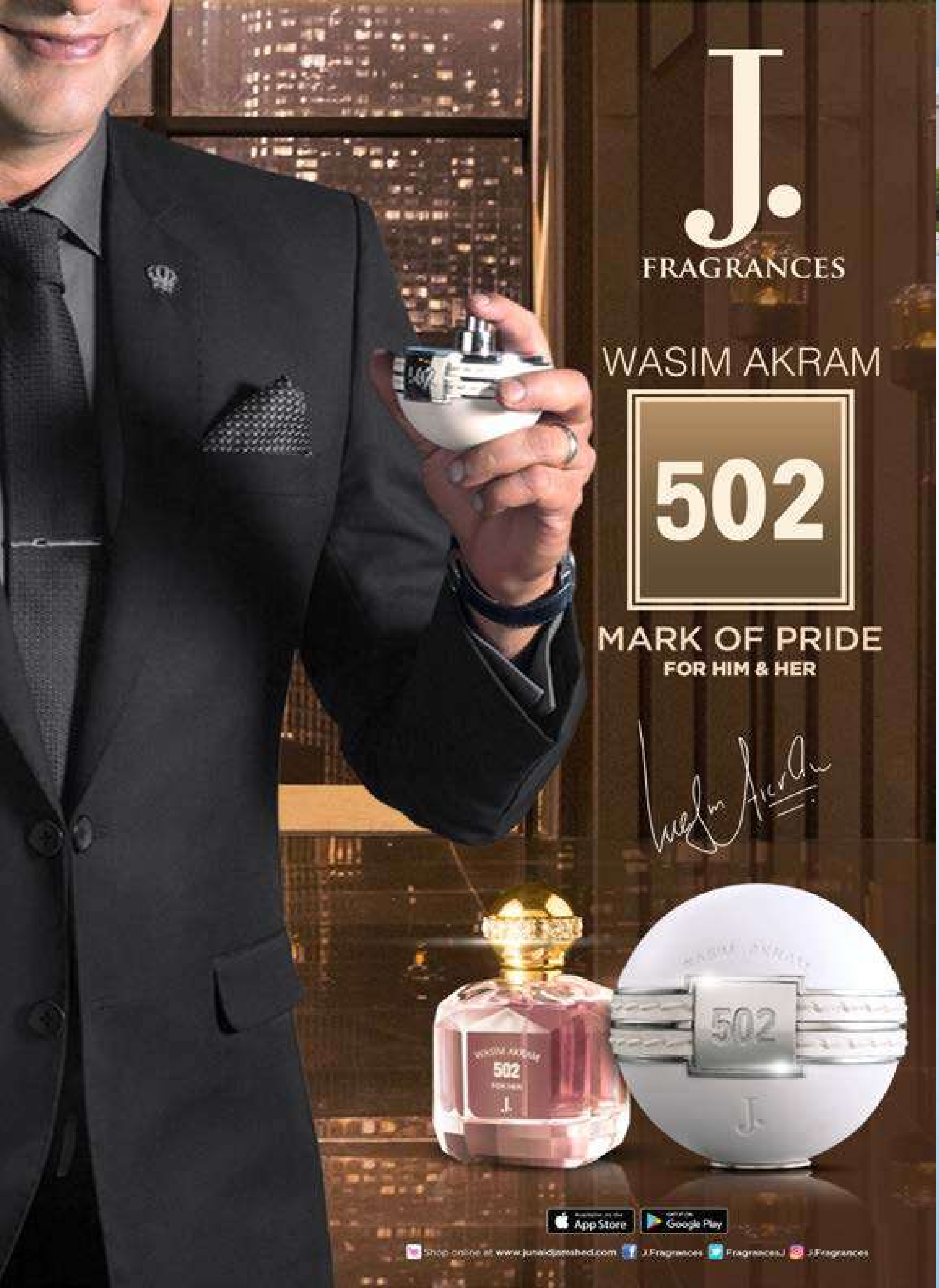

بیت السلام ویلفیئر ٹرسٹ کی دینی تعلیمی
اور رفاہی خدمات کی جائزہ رپورٹ

اخبار السلام

دسمبر 2017ء بمطابق ربیع الاول 1439ھ

برما اور شام کے لیے بیت السلام کی امدادی سرگرمیاں جاری

شامی بھائیوں کے لیے چار ہزار کمبل، چار سو خیمے، بارہ ہزار گرم جوتے روانہ کر دیے گئے

روہنگیا مہاجرین کے لیے پچیس ہزار کلو چاول، تین سو خیمے، چھ ہزار پانچ سو کمبل بھیجے گئے

کراچی (پ ر) شام اور برما کے مسلمانوں کے لیے بیت السلام کی خدمات جاری ہیں، موسم سرما شروع ہوتے ہی شامی بھائیوں کے لیے چار ہزار کمبل، چار سو خیمے، بارہ ہزار گرم جوتے روانہ کر دیے گئے، جب کہ روہنگیا مہاجرین کے لیے امدادی اشیاء پہنچانے کا سلسلہ بھی جاری ہے، چناں چہ پانچ ہزار روہنگیا خاندانوں کے تقریباً چالیس ہزار افراد کے لیے بستر، خیمے، لباس، گھریلو استعمال کی اشیاء، برتن، اور ایک ماہ کی غذائی اشیاء روانہ کی جاچکی ہیں۔ اس کے علاوہ بھیجے جانے والے سامان میں پچیس ہزار کلو چاول، 300 خیمے، 6500 کمبل اور پانی کی 4000 بوتلیں شامل ہیں۔

بیت السلام ایجوکیشنل فاؤنڈیشن کا انٹرن شپ پروگرام شروع

نوجوانوں کے لیے تعلیم و تعلم کے بہت سے امور میں تربیت اور مہارت حاصل کرنے کے مواقع ہوں گے

کراچی (پ ر) بیت السلام ایجوکیشنل فاؤنڈیشن نے ایک اور منصوبے انٹرن شپ پروگرام کا آغاز کر دیا، جس کے تحت اولیول اور میٹرک کے طلبہ نصاب سازی، انتظامی امور سمیت تعلیم و تعلم کے تمام معاملات کے لیے رضاکارانہ خدمات پیش کر سکیں گے۔ جس کی مدت پانچ ماہ ہو گی۔ اختتام پہ ان کو تصدیقی سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ خواہش مند طلبہ اس ای میل آئی ڈی پہ رابطہ کر سکتے ہیں۔

waqas.bef@baitussalam.org

جوتوں کے ساڑھے چار سو اور کپڑوں کے 125 جوڑے تقسیم کیے گئے

بیت السلام مکاتب کے ذریعے بولان، جاتی اور فیض گنج کے مستحق خاندانوں میں زنانہ، بچگانہ کپڑے دیے گئے

کراچی (پ ر) بیت السلام شعبہ فلاحی خدمات نے فیض گنج، جاتی اور بولان کے مستحق خاندانوں میں زنانہ / بچگانہ کپڑے اور جوتے تقسیم کیے۔ فیض گنج میں جوتوں کے تقریباً ساڑھے چار سو جوڑے، جب کہ جاتی اور بولان میں کپڑوں کے سلے اور ان سلے سوا سو سے زیادہ جوڑے تقسیم کیے گئے۔ یاد رہے ملک کے پس ماندہ اور دور دراز علاقوں میں بیت السلام کے شعبہ قرآنی مراکز کے ذریعے مقامی سروے کے تحت مستحق افراد کی فہرست بنائی جاتی ہے اور وقتاً فوقتاً ضروریات زندگی کی تقسیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

چترال کے 21 اور سندھ کے 24 مکاتب قرآنی کا جائزہ، اساتذہ کے لیے ورک شاپ

کراچی (پ ر) چترال کے 21 مکاتب قرآنیہ میں طلبہ /طالبات کی تعلیمی کیفیت کا جائزہ لیا گیا اور ایک روزہ ورک شاپ میں درس و تدریس کے نئے طریقے، بچوں کی تعلیمی اور مزاجی نفسیات سے متعلق لیکچر دیے گئے۔ چترال شہر میں 10، گرم چشمے میں 6 اور شنگوش اویر میں 5 مکاتب ہیں، جن میں مجموعی طور پہ تقریباً 700 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ دریں اثناء جامعہ بیت السلام کراچی کے اساتذہ مفتی اسد اللہ، مولانا ذی شان خان اور مولانا علی نے بیت السلام شکار پور کا دورہ کیا، اس دوران شکار، جیکب آباد اور کشمور میں قائم مکاتب قرانیہ کے طلبہ کا جائزہ (ٹیسٹ) لیا گیا، نیز ان مکاتب کے اساتذہ کے لیے ورک شاپ بھی منعقد کی گئی، جس کی کل سات نشستیں ہوئی، ورکشاپ میں اساتذہ کو بچوں کی تعلیمی اور مزاجی نفسیات پہ لیکچر دیے گئے ورک شاپ کے لیکچرر تھے مفتی اسد اللہ۔ شکار پور میں کل مکاتب ہیں، جیکب آباد میں 12 اور کشمور میں بھی 6 مکاتب ہیں، ان مکاتب کے طلبہ کا تعلیمی جائزہ بھی لیا گیا۔ مولانا ذی شان علی خان نے شکار پور اور غوث پور ضلع کشمور کے مکاتب کے طلبہ کو عربی لہجے میں تلاوت قرآن کی مشق کروائی، یاد رہے مولانا ذی شان علی خان مسجد جامعہ بیت السلام کراچی میں امام بھی ہیں۔

Brighto™
Inspired by Nature
Regd. # MC-1366
Brighto
STAIN FREE
EASY WIPE
اب دیواریں رہیں
صاف شفاف
بِنا رنگ اُڑائے!
Brighto PAINTS
brighto.paints | Toll Free 08000-1973 | www.brightopaints.com